قرآن پاک میں شراب کے حرام ہونے کا ثبوت



از افادات

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال، کراچی پاکستان

شراب کے حرام ہونے کا ثبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ جامع

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ!

احقر جامع عرض کرتا ہے کہ عرصہ دو سال پہلے حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری کی خدمت میں ایک افسر صاحب حاضر ہوئے تھے اور انہوں نے حضرت والا سے سوال کیا تھا کہ بعض افسران مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ شراب کے متعلق جب قرآن کریم میں لفظ حرام نہیں آیا ہے تو پھر علماء اس کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں حضرت والا نے ایک مبسوط تقریر فرمائی اور قرآن کریم سے شراب کی حرمت کا بیّن ثبوت پیش فرمایا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یہ تقریر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے اس کو ضبط کر کے شائع کر دینی چاہیے تا کہ ہمارے تمام وہ نادان مسلمان بھائی بھی آگاہ ہو جائیں جو اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ بحکم حضرت والا دامت برکاتہم یہ مسودہ تیار کیا گیا اور تیاری کے بعد افسر موصوف نے اس کی طباعت و اشاعت کا وعدہ کر کے اس مسودہ کو تقریباً دو سال تک اپنے پاس رکھا۔ لیکن موصوف اپنی کسی مجبوری کے سبب اس مضمون کو طبع نہیں کرا سکے۔ ہر چند کہ بعض احباب مخلصین، اس مضمون کی طباعت کے لیے مجھے بار بار اسی اثناء میں متوجہ کرتے رہے۔ لیکن ان دنوں کچھ ذہنی انتشار کے سبب اس امر کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ مگر جب حق تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کا وقت آجاتا ہے تو غیب سے اس کے اسباب اور دواعی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ کل ۲۶/رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ کو برنس روڈ کراچی سے میں اپنے ایک کرم فرما دوست کے ہمراہ گذر رہا تھا کہ

ان کے جاننے والے دو حضرات آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ قرآن کریم میں شراب کو کہیں حرام نہیں فرمایا گیا ہے۔ اس گفتگو سے قلب پر ایک چوٹ سی لگ گئی اور اپنی سستی پر سخت ندامت ہوئی۔ قلب میں اس شدید داعیہ اور اس چوٹ کو لیے ہوئے احقر نے حضرت والا پھولپوری سے عرض کیا کہ حضرت آج اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے جس سے میرے قلب پر شدید اثر ہے اور سخت بے چینی کے ساتھ یہ داعیہ پیدا ہو رہا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو شراب کے متعلق آپ کا مسودہ طبع کرا کے سارے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ امید ہے کہ ان نادان مسلمانوں کو اس غلط فہمی سے متنبہ ہو کر شراب نوشی سے توبہ نصیب ہو جاوے یا کم از کم علم صحیح حاصل ہو جانے سے شراب حرام سمجھ کر اس کا ارتکاب کریں گے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ عقیدہ تو درست رہے گا اور عقیدہ کی درستی سے بالآخر عذاب میں کچھ دن مبتلا ہونے کے بعد مغفرت کی امید ہے اور اس تقریر کا منشاء شراب نوشی پر جری کرنا نہیں ہے بلکہ ہمیں ان نادان مسلمانوں کو کفر سے بچانا مقصود ہے جو حرام کو حلال سمجھے ہوئے ہیں۔ عقائد کا متفقہ مسئلہ ہے کہ حرام جانتے ہوئے فعل حرام کا ارتکاب تو گناہ کبیرہ اور حرام ہے لیکن فعل حرام کو حلال سمجھ کر ارتکاب کرنا کفر ہے کیونکہ یہ شخص قانونِ شاہی کا تحریف کرنے والا ہے۔ حضرت والا پھولپوری دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ رسالہ ہذا کی طباعت کا اب وقت معلوم ہوتا ہے۔ میاں جب چاہتے ہیں تو اسی طرح غیبی سامان پیدا فرما دیتے ہیں اور حضرت والا نے یہ بھی حکم فرمایا کہ اس واقعہ کو بھی جو رسالہ ہذا کی طباعت کا داعی اور سبب قریب ہوا ہے تحریر کر دیا جاوے حق تعالیٰ شانہٗ اس رسالہ کے نفع کو عام اور تام فرماویں، آمین۔

احقر جامع: محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

(مورخہ ۲۷/رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ، بروز جمعہ)

قرآن پاک سے شراب کے حرام ہونے کا ثبوت

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

یَسۡأَلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ قُلۡ فِیۡھِمَا إِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثۡمُھُمَا أَکۡبَرُ مِنۡ نَفۡعِھِمَا

(سورۃُ البقرۃ، آیت: ۲۱۹)

ترجمہ: لوگ آپ سے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔

ان آیتوں سے حق تعالیٰ شانہٗ نے بندوں کو مطلع فرمایا کہ شراب سے جتنا نقصان ہوجاتا ہے اتنا نفع نہیں ہوتا کیونکہ نفع تو عارضی ہے اور نقصان کی حد نہیں جب عقل زائل ہوگئی تو انسانیت کا شرف ہاتھ سے جاتا رہا۔ عقل ہی کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے پس شراب پینا گویا اپنی اس عزت اور شرافت کو اپنے ہاتھوں کھو بیٹھنا ہے۔ سب سے پہلے شراب کے متعلق یہی آیتیں نازل فرمائی گئیں۔ اب اگر کوئی سائنس دان یہ دعویٰ کرے کہ شراب میں نقصان سے زیادہ نفع ہے تو ہم اسے جاہل اور حقیقت سے بے خبر کہیں گے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مخلوق کا علم خالقِ حقیقی کے علم کا مدمقابل نہیں بن سکتا۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أُوۡتِیۡتُمۡ مِنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِیۡلاً﴾

(سورۃُ الاسرآء، آیت: ۸۵)

اے لوگو! تمہیں علم قلیل عطا کیا گیا ہے۔ اور اپنے علم کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اَلاَ یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ﴾
(سورۃُ الملک، آیت: ۱۴)

بھلا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے۔ دن رات کے مشاہدات شاہد ہیں کہ اہلِ سائنس آج جس تحقیق پر مطمئن ہیں چند دن کے بعد جب اپنی غلطی کا ان کو انکشاف ہوجاتا ہے تو اپنی سابقہ تحقیق کی خود ہی تردید شائع کرتے رہتے ہیں۔ برعکس خالقِ حقیقی کا علم احتمالِ خطا سے پاک ہے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلاً﴾
(سورۃ الاحزاب، آیت: ۶۲)

اور تم اللہ کے دستور میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ایک مومن کے لیے قرآن کا اتنا ہی فرمان کہ شراب میں اثم کبیر یعنی بڑا گناہ ہے شراب سے احتیاط کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ ہر گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا منشاء حق تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ اور ہر نافرمانی سببِ ناراضی ہے پس مومن اپنے اللہ کی ناراضی کو کب گوارا کرسکتا ہے۔ مومنین کاملین کی شان تو یہ ہے کہ:

﴿یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلاً مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا﴾
(سورۃُ الفتح، آیت: ۲۹)

حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہمارے فضل کو اور ہماری خوشنودی کو ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ ہم کون سا ایسا عمل اختیار کریں کہ ہمارا پروردگار حقیقی ہم سے خوش ہوجائے۔

قرآنِ حکیم نے شراب کے قلیل منافع کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے نقصانات کثیرہ کو بیان فرمایا ہے اور یہ اسلام کی بہت بڑی صداقت کا بین ثبوت ہے کہ اسلام مشاہدات کا انکار نہیں کرتا کیونکہ مشاہدات کا انکار کرنا باطل ہے۔

ان آیات مذکورہ کے بعد شراب کے متعلق حسب ذیل آیتیں نازل فرمائی گئیں:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِيْ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَo﴾

(سورۃ المائدۃ، آیات: ۹۱-۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کو فلاح ہو شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض ڈال دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آؤ گے۔

آیاتِ مذکورہ بالا سے شراب کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(۱)......إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ: حق تعالیٰ اپنے مومنین بندوں کو اطلاع فرما رہے ہیں کہ تم کافروں کی ریت مت کرو یہ شراب اور جوا اور بت اور قرعہ کے تیر گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں۔

شراب کو جوا اور بت اور قرعہ کے تیر کے ساتھ ذکر فرما کر یہ بتا دیا کہ شراب ایسی بری چیز ہے کہ جوا اور بت وقرعہ کے تیر جیسی بری باتوں میں صفِ اوّل کی چیز ہے شراب کو مقدم فرما کر اس کی زیادہ گندگی پر اشارہ فرما دیا۔

مسلمانو! غور کرو کہ شراب کو حق تعالیٰ نے بت پرستی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے تا کہ اور نفرت پیدا ہو کہ یہ فعل کفر سے قریب ہے کیونکہ شراب نماز سے جو کہ اعظم شعار اسلام اور علامات ایمان سے ہے روک دیتی ہے جب اس طور پر ایمان سے بُعد ہوا تو کفر سے قرب ہوا۔

(۲)......رِجْسٌ: شراب کو حق تعالیٰ شانہٗ نے رجس فرمایا ہے یعنی شراب گندی چیز ہے۔ سبحان اللہ کیا نفسیاتی علاج فرمایا ہے۔ طبعی نفرت کے بعد اب آگے شراب کی اور مضرتوں کو بغور سننے اور ماننے کی استعداد پیدا فرمادی قرآن کی حکمت و بلاغت کا ہم احاطہ ہی نہیں کر سکتے ؂

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

(۳)......مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ: شراب شیطانی عمل ہے۔ مسلمانو! غور کرو کہ ہم مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ہمارا ایمان ہے اور خدا تعالیٰ جس چیز کو شیطانی عمل فرما رہے ہیں اس کو ہم جائز کرنے کی تدبیریں کر رہے ہیں۔ دعویٰ اطاعت کا اور عمل بغاوت کا۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے شراب کو شیطانی عمل فرما کر یہ بتا دیا کہ جس طرح شیطان خدا کی نافرمانی اور سرکشی سے مردود ہوا ہے شراب کے اندر بھی یہی خاصیت ہے یعنی شراب نوشی سے تمہارے اندر طغیانی اور بغاوت و نافرمانی کا مادہ پیدا ہوگا اور انجام کار مسلسل نافرمانیوں کی نحوست سے شیطان کی طرح مردود ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

(٤)......فَاجْتَنِبُوْهُ: سو اس سے الگ رہو مسلمانو! حق تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ شراب سے الگ رہو اور امر کا صیغہ استعمال فرمایا ہے جس سے شراب نوشی سے سخت پرہیز کا حکم ثابت ہو رہا ہے۔ اب ہر مسلمان غور کر سکتا ہے کہ شراب سے الگ رہنے کا صاف حکم جو ہو رہا ہے اس سے کیا کوئی اور مفہوم ہو سکتا ہے جیسا کہ بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ شراب نوشی کی وہ مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو آیاتِ قرآنیہ میں آخر کہاں سے اس کا ثبوت موجود ہے کیا وحیِ الٰہی کے مقابلہ میں اپنی رائے کو استعمال کرنے کا حق کسی کو حاصل ہے؟

(۵)...... لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ: تاکہ تم کو فلاح ہو۔ مسلمانو! حق تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تمہاری فلاح اسی میں ہے کہ تم شراب سے الگ رہو اس کے قریب بھی نہ جاؤ اور ہم آج اپنی کامیابی اور ترقی کا راز شراب نوشی میں منحصر سمجھے ہوئے ہیں۔

مسلمانو! یقین کرلو کہ جب تک اسلامی معاشرہ نہ اختیار کیا جاوے گا ہمیں کبھی فلاح حاصل نہیں ہوسکتی۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے حکمران مملکت اسلامیہ پاکستان کو توفیق عطا فرمائیں کہ پورے ملک میں شراب خانوں کا بالکلیہ قلع قمع کردیں۔

(٦)...... إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيۡطٰنُ أَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِيۡ الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ: شیطان شراب کے ذریعہ تمہارے آپس میں عداوت اور بغض پیدا کرتا ہے اور تمام عقلاء زمانہ کو اس امر پر اتفاق ہے کہ کسی قوم کو بدون آپس میں اتحاد کے سربلندی اور کامرانی میسر نہیں ہوسکتی ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گریبان فکر میں سر ڈال کر اپنے خوابیدہ ضمیر کو ذرا بیدار کرکے غور کریں کہ ہم کس منہ سے قوم کی بہی خواہی کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ قرآن شراب نوشی کو سببِ نااتفاقی قرار دیتا ہے۔ ہم اپنی زبانوں سے تو رات دن اتحاد اتحاد کا شور برپا کیئے ہوئے ہیں اور اتحاد میں خلل انداز ہونے والی مصیبت یعنی شراب نوشی اور شراب خانوں کے انسداد کا کوئی حل سوچنے کے بجائے اس کو جائز کرنے کی تدبیروں میں مشغول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اوپر حق واضح فرما اور باطل سے اجتناب کی توفیق نصیب فرما، آمین۔

(۷)...... وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ: شیطان شراب کے ذریعے تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے باز رکھنا چاہتا ہے۔

مسلمانو! غور کرو کہ قرآن کیا پیغام دے رہا ہے کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم اپنے پروردگارِ حقیقی کی یاد سے غافل کردیئے جاؤ اور تم نماز سے روک دیئے

جاؤ کوئی مسلمان اس کو ہرگز پسند نہیں کرسکتا۔ پھر شراب نوشی کو ہم کیوں گلے لگا رہے ہیں اور شراب خانوں کی ترویج پر پابندی کیوں عائد نہیں کررہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم کو اپنے اللہ کی یاد سے اور نماز سے وہ لگاؤ نہیں ہے جیسا کہ ہونا چاہیے ورنہ یہ ممکن نہیں کہ جو شے ہم کو خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے اسے ہم ترک نہ کریں۔

(۸)...... فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ: سواب بھی باز آؤ گے۔قرآن کا یہ عنوان شراب سے کس درجہ متنفر کررہا ہے۔ یہ عنوان ایک مشفق استاد اور ایک مشفق باپ اس وقت اپنے شاگرد اور اولاد کے ساتھ اختیار کرتا ہے۔ جبکہ وہ استاد اور باپ اپنی پوری دلسوزی کے ساتھ کسی بری عادت کے نقصانات پر تنبیہ کرچکتا ہے پھر اس کے بعد کہتا ہے اتنی مضرتوں کے علم ہوجانے کے بعد اب تو باز رہو گے اب تو سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ اسی طرح حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے بندوں کو جب شراب کے متعلق اتنے نقصانات سے آگاہ فرمادیا کہ (۱) شراب اس قدر گندی چیز ہے کہ اس کا تذکرہ جوا اور بت اور قرعہ کے تیر کے ساتھ صف اوّل کا درجہ رکھتا ہے۔ (۲) شرب گندی چیز ہے۔ (۳) شراب شیطانی عمل ہے۔ (۴) شراب نوشی سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ (۵) شراب نوشی کے ساتھ تم کو فلاح میسر نہیں ہوسکتی ہے۔ (۶) شراب کے ذریعہ شیطان تمہارے آپس میں دشمنی پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ (۷) شراب کے ذریعہ شیطان تم کو خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اتنے مفاسد اور نقصانات سے آگاہ کرنے کے بعد اب فرماتے ہیں۔ (۸) فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ سواب بھی باز آؤ گے۔

ہر مسلمان غور کرسکتا ہے کہ قرآن کی مذکورہ بالا آیتوں سے شراب کا حلال ہونا ثابت ہوتا ہے یا حرام ہونا؟ کیا کسی جائز اور حلال شے سے بھی الگ رہنے اور باز آجانے کی ہدایت کی جاتی ہے؟ کیا قرآن نعوذ باللہ کسی مجنوں کا

کلام ہے؟

بریں عقل و دانش بباید گریست

ترمذی شریف میں روایت ہے کہ یعنی فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ کو (سو اب بھی باز آؤ گے) جب حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سنا تو سنتے ہی عرض کیا اِنْتَهَيْنَا یعنی ہم باز آئے اور بخاری شریف میں یہ بھی روایت ہے کہ اس وقت جتنی شرابیں موجود تھیں سب پھینک دیں اور جن برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں میں شربت رکھنے کو بھی منع فرمادیا تاکہ شراب سے دلوں میں سخت نفرت پیدا ہوجائے۔

بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں شراب کے متعلق لفظ حرام موجود نہیں ہے حالانکہ جب شراب کے متعلق قرآن میں (۱) ناپاک ہونا (۲) شیطانی عمل ہونا (۳) اثم کبیر یعنی گناہ کبیرہ ہونا (۴) بت پرستی کے ساتھ مذکور ہونا (۵) فَاجْتَنِبُوْهُ کے صیغۂ امر سے شراب سے بچنے کا حکم فرمانا ثابت ہوچکا تو اب لفظِ حرام کی تلاش محض شیطانی اور نفسانی کجروی اور حیلہ سازی ہے۔ عقلِ سلیم اور طبیعتِ سلیمہ کے لیے زجر اور ممانعت کے اتنے عنوانات کافی وافی ہیں۔

میں ایک روز تلاوت کررہا تھا کہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے لفظ حرام سے شراب کا حرام ہونا ثابت ہونا بھی دل میں القاء ہوا۔ میں نے اپنے چند اہلِ علم احباب کو جب اس استدلال کو سنایا تو بہت محظوظ ہوئے۔ وہ استدلال یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے سورۂ اعراف میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾

(سورۃ الاعراف، آیت: ۳۳)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو۔

اب غور سے سمجھنا چاہیے کہ اس مقدمہ اولیٰ کو باعتبارِ فنِ منطق کے صغریٰ کہتے ہیں۔

اب دوسرا مقدمہ جو دوسری آیت سے ثابت ہے۔ **فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ** اس کو مقدمہ ثانیہ اور منطق میں کبریٰ کہتے ہیں اب ان دونوں کو ملانے سے نتیجہ باعتبار شکلِ اوّل کے یہ نکلا کہ شراب **حَرَّمَ رَبِّیْ** کے تحت داخل ہے۔

مضمون بالا کو اب آسان زبان میں یوں سمجھئے کہ ایک آیت میں حق تعالیٰ شانہٗ نے **وَالْاِثْمُ** کو **حَرَّمَ رَبِّیْ** کے تحت حرام فرمایا ہے **قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَيْرِ الْحَقِّ** اور ایک آیت میں شراب کے اندر **اِثْمٌ كَبِيْرٌ** کو ثابت فرمایا **قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ** پس جب کہ حق تعالیٰ نے اثم کو حرام فرمایا ہے تو جس شے کے اندر **اِثْمٌ كَبِيْرٌ** کا ہونا ارشاد فرمایا ہے اس کی حرمت صراحت کے ساتھ حرمت کبیرہ ثابت ہوتی ہے اور یہ اس قدر واضح استدلال ہے کہ اس میں ذرا بھی خفا نہیں ہے نیز یہ کہ شراب کے متعلق **اِثْمٌ كَبِيْرٌ** کی تنوین بھی تعظیم کے لیے ہے جس سے شراب کا دیگر تمام بڑے بڑے گناہوں سے سنگین قسم کا گناہ کبیرہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

پس جب شراب کی شدت حرمت آیات مذکورہ سے ثابت ہے تو پھر اس کی حرمت میں نفسانی تاویلیں کرنا اور حیلہ سازی کرنا سخت خطرناک گناہ ہے یعنی یہ اس قدر شدید قسم کی گستاخی اور نافرمانی ہے جس کے موجبِ کفر ہونے کا خوف ہے کیونکہ عقائد کا مسئلہ ہے کہ نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور یہاں بھی اس قسم کی لچر تاویلیں شراب کو جائز کرنے کے لیے استعمال کرنا رد النصوص کے

مترادف ہے۔ لہٰذا شراب پینا، پلانا، پلانے میں مددگار بننا، خریدنا اور بیچنا سب حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو پناہ میں رکھیں اور ہمارے اوپر حق کو واضح فرمادیں، آمین۔

مسلمانو! آج جو لوگ شراب کو حلال بنانے کی کوشش کررہے ہیں وہ سمجھ لیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اس امر کی پیشن گوئی فرمادی تھی کہ:

﴿لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ أَقْوَامٌ یَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ﴾

(صحیحُ البخاری، کتابُ الاشربۃ، باب فیمن یستحل الخمر ویسمیہ بغیر اسمہٖ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عنقریب میری امت میں ایسی قوم پیدا ہوگی جو زنا ریشم اور شراب اور باجوں کو حلال سمجھے گی۔ پس بہت ڈرنے کا مقام ہے۔

قال العارف الرومی رحمۃ اللہ علیہ ؎

از شراب قہر چوں مستی دہد
نیست ہا را صورت ہستی دہد

حق تعالیٰ ہماری عقول کو شرابِ قہر کی مستی سے محفوظ فرمائیں اور ہمیں صحیح فہم عطا فرمائیں۔